باہمی لین دین، امانتوں اور قرضوں کی ادائیگی کے بارے پُرمعارف خطبہ جمعہ

ماپ تول کم کرنا۔ دوسروں کا ناحق مال کھانا اور کاروباری بددیانتی بہت بڑا گناہ ہے

اس فعل کی وجہ سے بعض گزشتہ قوموں پر عذاب آیا اس میں سبق ہے کہ ان باتوں سے بچ کر الٰہی عذاب کے مورد نہ بنو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 18 رنومبر 2005ء بمقام بیت الفتوح (مورڈن) لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 نومبر 2005ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ میں باہمی لین دین، امانتوں اور قرضوں کی ادائیگی کے بارے میں نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ ماپ تول پورا نہ کرنا۔ ڈنڈی مارنا۔ دوسروں کے مال ناحق کھانا اور کاروباری بددیانتی بہت بڑا گناہ ہے۔ اس فعل کی وجہ سے بعض گزشتہ قومیں تباہ ہوئیں۔ اگر خدا کی سزا سے بچنا چاہتے ہو تو ان فساد کرنے والی باتوں سے بچو۔

حضور انور نے سورۃ الشعراء کی آیات 182 تا 184 کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں جہاں بھی حضرت شعیبؑ کی قوم کا ذکر فرمایا ہے وہاں یہ نصیحت فرمائی کہ ماپ تول پورا دیا کرو کم تولنے کیلئے ڈنڈی مارنے کے طریق اختیار نہ کرو۔ یہ چیز بدامنی پھیلانے کا باعث بنتی ہے۔ جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں اسی مضمون کی ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے۔ پورا پورا ماپ تولو اور ان میں سے نہ بنو جو کم کر کے دیتے ہیں اور سیدھی ڈنڈی سے تولا کرو۔ اور لوگوں کے مال ان کو کم کر کے نہ دیا کرو اور زمین میں فسادی بن کر بدامنی نہ پھیلاتے پھرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ ماپ تول پورا نہ کرنا۔ ڈنڈی مارنا، دوسروں سے لیتے وقت زیادہ لینا اور انہیں دیتے ہوئے کم دینا۔ یہ تمام باتیں چوری اور ڈاکے کی طرح ہیں اور یہ بہت بڑا گناہ ہے اسے معمولی بات نہ سمجھو۔ لوگوں کا مال کھانے والا۔ کم تولنے والا حرام مال لینے کی وجہ سے طبعاً فسادی اور فتنہ پرداز بن جاتا ہے وہ دوسروں کے حقوق تلف کرتا ہے اس سے نیکی کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ اس کی ہر بات سے برکت اٹھ جاتی ہے۔ کاروباری بددیانتی اور دوسروں کا مال کھانا ایسے فعل ہیں کہ ان کی وجہ سے پہلی قوموں پر تباہی آئی۔ ان کے واقعات جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں وہ پرانے قصے نہیں بلکہ ان میں آئندہ آنے والے لوگوں کیلئے سبق ہیں کہ اگر اس تعلیم سے ہٹو گے تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مورد بن جاؤ گے۔ اس لئے اگر تم سزا سے بچنا چاہتے ہو تو ان فساد پیدا کرنے والے امور سے بچو۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس زمانہ میں انفرادی طور پر بھی اور قومی طور پر بھی ایک دوسرے کو تجارت اور لین دین میں نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ معاہدوں پر عمل نہیں کیا جاتا۔ ان کی تاویلیں کی جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا واضح حکم ہے کہ لوگوں کو ان کے مال کم کر کے نہ دیا کرو اور زمین میں فسادی بن کر بدامنی نہ پھیلاؤ آج ہمارا یہ فرض ہے کہ یہ پیغام ہر اس شخص اور قوم کے لیڈر کو پہنچائیں جو تجارتی دھوکہ دہی کے گناہ میں مبتلا ہے۔ دنیا میں جو آفتیں اور تباہیاں آ رہی ہیں وہ برائیوں کی وجہ سے آ رہی ہیں اور ان میں سے ایک برائی یہ ہے۔ ہر احمدی کو اپنے دائرہ میں یہ پیغام پہنچانا چاہئے اور قرآن کریم کے انذار کو سامنے رکھنا چاہئے کہ ماپ تول، لین دین میں ڈنڈی مارنے اور دھوکہ دہی سے خدا نے منع کیا ہے۔

حضور انور نے احادیث نبویہ کی روشنی میں اسوہ نبیؐ سے لین دین اور کاروبار کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے کہ آنحضرت ﷺ معاہدوں کو پورا کرتے۔ جب قرض واپس کرتے تو احسن طور یعنی زیادہ ادا کرتے اور فرماتے کہ بہترین وہ شخص ہے جو بہترین طریق پر قرض واپس کرے۔ ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ نبوت کے زمانہ سے پہلے بھی جب رسول اللہؐ لین دین یا تجارت کرتے تو شرکت کرنے والوں سے کبھی کوئی جھگڑا نہیں کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ کاروبار، لین دین اور قرضوں کی ادائیگی کے بارے میں آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کر کے جھگڑوں اور فساد سے بچا جاسکتا ہے اور اس سے معاشرے میں امن اور محبت کی فضا پیدا ہوسکتی ہے۔ جو خیانت کرتا ہے وہ مومن نہیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص امانت دار نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں اور جو عہد پورا نہیں کرتا وہ بے دین ہے امانت صرف یہی نہیں کہ کسی کی اصل رقم واپس کی جائے بلکہ اگر کسی کے ذمہ کوئی کام ہے اور وہ اس کی ادائیگی میں سستی کرتا ہے اس کا حق ادا نہیں کرتا تو یہ بھی امانت میں خیانت کرنے کی طرح ہے۔ اسی طرح کسی کے اعتماد کو ٹھیس پہنچانا۔ ملاوٹ کرنا۔ کسی کا حق مارنا یہ سب باتیں ایمان میں کمزوری کی نشانی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج اگر احمدیوں نے دنیا سے فساد دور کرنا ہے تو باہمی لین دین اور قرضوں کی ادائیگی خوبصورتی سے ہونی چاہئے۔ دھوکا یا بدنیتی سے بچنا ضروری ہے ہر احمدی کا فرض ہے کہ اللہ کے حضور جھکتے ہوئے اپنی ان کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ اگر کوئی احمدی لین دین یا کاروبار میں بددیانتی کرتا ہے تو وہ جماعت کی بدنامی کا موجب بنتا ہے جب کسی احمدی کے بارے میں ایسی خبر ملتی ہے کہ اس نے کسی کے پیسے کھا لئے یا دھوکا دیا تو مجھے سخت تکلیف پہنچتی ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ قرآن کریم، اسوہ نبویؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کی توقعات کے مطابق ہمیشہ اپنے آپ کو پاک صاف رکھے۔ لین دین کاروبار اور قرضوں کی واپسی کو بالکل صاف رکھے۔ اس طرح نہ صرف اپنی عاقبت سنوارنے والا ہوگا بلکہ جماعت کی نیک نامی کا باعث بھی بنے گا۔ اللہ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔